

676 0.17

فَدَجَاءَ كُتُبَنَا اللَّهُ وَكَوْنُكَ مُجِيبٌ

تُورُ الْمَسَاوَا

فِي

وَلَايَةِ أَقْلٍ لِمَخْلُوقَا

مَوْ لَقَه

ما یجاب فضائل کتاب مبطرفوض ربانی دقیقه شناس حقائق نورانی صدالمحققین
مؤیدہ المستکین مولانا مولوی جناب سید صفیر حسن صاحب قلم مظلالمعالی
(بعض جہان اہل بیت نے چھپوا کے وقف کیا ہے)

باہتمام سید کبیری داس سید سہر لڈنٹ
بمادھی الحجہ ۱۳۳۳ھ

مطبع رشیدی نوکشی پور لکھنؤ میں چھپا

اس کتاب پر علامہ علی بن عباسی علیہ السلام نے تہنات بجاؤنگو کا لکھا اور جن بزرگوں کو معرفت ہوا کہ کتب جموں لکھنؤ
صاف حروف میں لکھ کر طلب کر لیں

اشہار

محور الغمہ جلد ثالث

یہ کتاب مشہور ہے بہت برس سے نایاب تھی اس حقیقہ عن ربی مری ادا کر کے مطبع نوکلش
لکھنؤ میں خوشنما برے حروف میں کاغذ چکنا موٹا عمدہ سفید پر طبع کرائی ہوئی اس کی بیسویں مجلس
ہیں ہر مجلس قرآن شریف کی آیت سے شروع ہوا اسکی تفسیر تاویل اور احکام وغیرہ بیان
کر کے نصاب فضائل معجزات عمدہ حکایات اور معائب لکھیں پہلی چودہ مجلس میں چاروں
معصوم علیہم السلام کی ولادت فضیلت معجزہ اور شہادت وغیرہ کا احوال ہوا اور تمام
جلسوں میں شہداء کے کربا کا احوال اول سے آخر تک ہر یعنی مدینہ سے روانہ ہونا مکہ معظمہ
جانا وہاں سے کوفہ جانا راستہ کا احوال تا کر بلا سے کوفہ اور کوفہ سے شام اور شام سے اہلبیت
علیہم السلام کا مدینہ جانا سوگ آتروانا علاوہ اسکے ثواب زیارات اور بیعت قبلین اور رستہ قحط
میں مطلب یہ کہ دریا کو کوزے میں بھر دیا ہے آٹھ سو صفحہ ہیں جلد عمدہ کپڑے کی پوری کھل کے
دسی ہے محصورہ ایک علی و قیمت چھ روپیہ بغیر جلد ساڑھے پانچ روپیہ۔

قرآن شریف - کارڈ سائز خوشخط جلد دو روپیہ۔

قرآن شریف - لاکٹ مع خود بین نمبر اول دو روپیہ دوم ڈیڑھ روپیہ
حقیق کے چھ گھڑی کے واسطے دو روپیہ بارہ آنے۔

فیروزہ - چار آنے سے چار روپیہ تک۔

مننے کا پتہ - حاجی غلام علی مدیر راہ نجات بھاؤنگر کا شیاوارہ



قِيَامُكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ وَكِتَابٌ مُبِينٌ

نُورُ النِّسَاوَا

فِي

وَلَايَةِ أَوَّلِ الْمَخْلُوقِ

مؤلف

عالیجناب فضائل آتب مہبط فیوض ربانی و قیقہ شناس حقائق نورانی صدر المحققین
وزیدۃ المتکلمین مولانا مولوی جناب سید فیض حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی
بعض مجاہدان اہل بیت نے چھپوا کر وقف کیا ہے

(باہتمام سید محمد کبیری داس سپرنٹنڈنٹ)

حسب فرمائش مصنف

مطبع نشتی نوکشور لکھنؤ میں چھپا

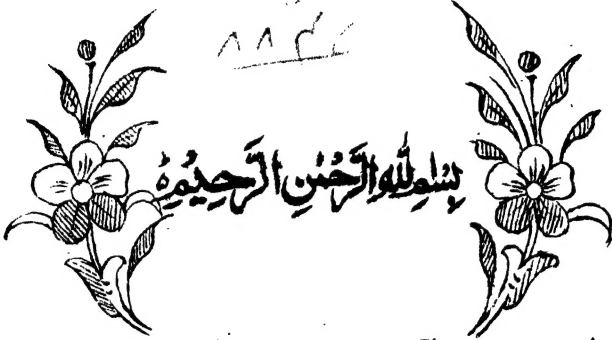
ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ ہجری



ملنے کا پتہ - حاجی غلام علی بن علی رحیمیل پیر راہ نجات باؤڈنگ کالنجیوارین بزرگوار کوہ مہربان کنگاٹک جھنگر اپنا پتہ سامنے دینا
لکھنؤ طلب کر لین

۱۹۶۲

۸۸۴۴



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على افضل خلقه محمد
سيد المرسلين وعترته الطاهرين اما بعد احقر العباد سيد صغير بن
سيد رشاد حسين عفا الله عنهما ساكن قصبه باسٹہ ضلع بجنور برادران ايماني
کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ بعد اوقات عوام مکلفین وعروض قہمات
چونکہ دفع خلل سے اعراض شائبہ تقصیر کہتا ہے باین خیال ایک ایسا رسالہ
لکھا ہے کہ جمین حقیقت روح واقسام واعتراضات آریہ وغیرہم مع جوابات
سے تعرض کرتے ہوئے بعد تفاضل نبی و علی مسادات خاصہ مع دلائل
واقوال علمائے کرام بیان کی گئی ہے قبل طبع جس کے بعض جزا اس
رسالہ میں بعض دواعی پر ظاہر کیے جاتے ہیں۔ خداوند عالم مومنین کو رفع نزاع
کے لیے موفقی قرار دے۔ اگرچہ مسئلہ مسادات کی ابتداء ان اہل علم کی
طرف سے جبکہ بطریق قطعیت ہدایت خلق مقصود ہے ایسے معنی سے
ہوئی تھی کہ جنمیں اختلاف ان اہل علم کی طرف سے نہیں ہو سکتا ہے
کہ جبکہ معصومین کی احادیث اور ان کے حقائق اور اقوال

علمائے کرام اور اُن کے دلائل و تحقیقات پر اطلاع حاصل ہے بلکہ جن کے اقرار میں کمال ایمان ہے اور انکار میں نقصان ایمان و معرفت متفق ہے چنانچہ احقر کے سوال ذیل کا جواب ذیل بعض علمائے اعلام مدظلہم العالی کی طرف سے ملا تھا۔

سوال۔ مسئلہ مساوات باین معنی کہ جو جو علوم و کمالات و فضائل آخر عمر و وقت و فات تک جناب رسول خدا کو حاصل ہوئے تھے وہ سب کسب حضرت علیؑ کو بھی آخر عمر و وقت شہادت تک من اللہ و من الرسول حاصل ہو گئے تھے البتہ بوجہ آیہ خاتم النبیین و احادیث مانعہ یقیناً معلوم ہے کہ حضرت علیؑ نہ بنی ہین اور نہ کہہ سکتے ہین نہ دجی نبوت و رسالت اُن پر نازل ہوئی ہے نہ خصائص جناب رسالتاؐ حضرت علیؑ کے لیے ثابت کیے جاسکتے ہین غرض مذہب امامیہ میں یہ مسئلہ مساوات بالمعنی المذكور اختلافیہ ہے یا اتفاقیہ اور مساوات بالمعنی المذكور کا جو شخص قائل نہ ہو وہ ناقص الایمان ہے یا نہیں۔ بنیوا تو جردا۔

(الجواب) بظاہر عنوان مذکور کی مساوات میں اختلاف نہیں معلوم ہوتا ہے اور اُسکے قائل نہ ہونے کی صورت میں نقصان ایمان کا احتمال قوی ہو سکتا ہے کہ اُس میں تفصیر کا شائبہ غالب ہے واللہ اعلم۔

(محل تخطیر العلماء جناب مولانا سید ظہور حسن صاحب قبلہ مجتہد)

اسی اتفاقی و ناسوتی مساوات مکتبہ پر خیال کر کے احقر نے اپنی سابق کی دونوں تحریروں میں باوجود نبوت و خصائص کو مستثنیٰ کرنے کے پھر بھی مساوات خاصہ کا کفہ مساوات مطلقہ بمعنی ذیل (کہ جناب رسول خداؐ اور حضرت علیؑ میں مقبوع و تابع رسول و امت و وسط

۱۔ مولانا سید ظہور حسن صاحب قبلہ

بنی و امام ہونے کا بھی فرق نہیں، سے بچنے اور بچانے کے لئے ضروری سمجھا تھا کیونکہ مساوات مطلقہ بالنعیٰ المذکور کا قائل ہونا تمام علماء امامیہ بلکہ اسلام کے خلاف ہے لیکن اسکے بعد بعض حضرات کی طرف سے اس مسئلہ کے سلسلہ میں بعض فقہائے کرام کے مسلک پر بنا کر کے بعض ایسے امور بھی ظاہر کیے گئے کہ جنکی وجہ سے یہ خیال پیدا ہوا کہ غرض ان سے مطلق مساوات کے انکار کے علاوہ محمد و آل محمدؑ کے اُن مقامات نورانیہ کی حقیقی شان سے اعراض کر کے مکابرہ بھی ہے کہ جنکے اعتبار سے ہمارے اکثر علماء مدققین نے اہلبیت کے لئے ایسی فضیلت مساوات نورانیہ (لا ہوتیہ - عقلیہ - ظاہر کر کے درجہ ذیل) ہم حقیقہ و احقہ فی النورانیہ کو دکھایا ہے کہ جس سے زیادہ اور کوئی فضیلت اُن کے لئے متصور نہیں قرار پاتی ہے اگرچہ بالذات و بالعرض کا فرق قول تجرد پر بھی قابل انکار نہیں ثابت ہے بلکہ ثابت الاقرار ہے اسی مقام نورانیت کی طرف قول ذیل میں اشارہ ہے و بدرہم کس واجب است کہ بقدر حلال خود امام خود را بشناسد یا بطریق نورانیت یا بطریق ظاہر بشریت کہ صفات بری را از او سلب نماید الخ از عقائد الشیعہ،

لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہم بالفعل مساوات نورانیہ کا ذکر بطور نقل جناب سید مرتضیٰ علم الہدیؑ کی اُس عبارت سے کریں کہ جو اُنھوں نے علماء امامیہ کے اقوال کا احاطہ کرتے ہوئے برائت امامیہ کے لئے ایسی تجویز کی ہے کہ جس سے بخوبی یہ ظاہر ہے کہ امام کا انتہائی مرتبہ اور سب سے اعلیٰ فضیلت امامیہ کے نزدیک ہی مساوات نورانیہ ہے اگرچہ یہ جناب سید رہم کے مسلک پر ثابت نہیں کی جاتی ہے

کیونکہ کیفیتِ خلقتِ عالم کے متعلق جس قدر اخبار میں بقول ذیل ”بلی اخبار
 آحاد و ارد گرد دیدہ است در کیفیت خلقت عالم کہ بطریق کشو بودہ است
 یعنی خداوند عالم شئی واحد فرید و بعد سائر اجزاء عالم را از او انتزاع نمود
 انزلیں الا اعلام“ آحاد میں اور آحاد جناب سید رم کے نزدیک بحسب قول ذیل
 ”فلن لك طرحها كما هو من هبة في اخبار الا آحاد اينما وردت ۱۲ از
 انوار نعمانیہ ۱۲ مطروح ہیں لہذا محمد و آل محمد کی روحوں کا سب سے پہلے
 پیدا ہونا اور باہم ان میں مسادات نورانیہ کا ہونا یہ سب باتیں جناب
 سید رم کے نزدیک قابل اعتقاد نہیں ثابت ہیں اسی مسلک کی وجہ سے
 قول بخیر در روح نہ اختیار کر سکے ورنہ قول بخیر در معضن کے پاس شاہد ولایت
 کا اکملہ متعددہ میں وقت واحد کے اندر آتا جناب سید رم کے نزدیک
 قابل تاویل رکھنا نہ ہوتا۔ اور وہ عبارت جناب سید رم یہ ہے -
 وكيف يقول الامام ميثه هذا وهم اذا افرغوا وسعهم وبلغوا
 غايتهم انتموا بالامام في العصمة والكمال والفضل والعلم الى
 مرتبة النبي وكانت تلك عندهم الغاية القصوى“ اس عبارت
 کی توضیح میں اگرچہ بعض مجتہدین کرام ہند نے حسب ذیل لکھا ہے کہ
 جناب سید مرتضیٰ رحمہ کی غرض یہ ہے کہ امامیہ کے نزدیک ایسی کوئی
 صورت نہیں ہے جس میں امام کے لیے رسول خدا پر فضیلت ہو جائے اس لیے
 کہ امام کے لیے انتہائی فضیلت اُس کے نزدیک یہی ہے کہ امام کو حضرت
 کے مساوی قرار دیدین جو آخر اوقات عمر آنحضرت میں امام کے لیے
 مفروض ہو سکتا ہے پس باقی اوقات میں امام کا مفضول ہونا قابل
 انکار نہ ہوگا فضلا عن الافضلية والله يعلم، لیکن نورانی حقیقی

توضیح جس سے احاطہ اقوال علمائے امامیہ کے تاویذ میں مسامحہ کا بھی خیال
کسی کو نہ ہو سکے وہ توضیح ہے جسکو حجۃ الاسلام علم الاعلام عماد العلماء المحققین
سناد الفقہاء المتقین آقا فی سید حسن صدرا لدین الموسوی الکاتلی
وام ظلہ العالی نے عبارت ذیل میں ارقام فرمایا ہے در مراد السیّد ان غایۃ
ما یقولون فی الامام انہ مثل النبی فی العصۃ والکمال والفضل
والعلم یعنی ان هذه الکلمات واصفات من الموهوبات اللہ لهم
کما وهبها للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ فی الازل فہم حقیقۃ واحدة
فی النورانية وان اختلفت مراتب الفضل فانہم من صمدنا
جسکا حاصل بظاہر یہ ہے کہ مراد سید رح کی یہ ہے کہ امام کے بارے میں
امامیہ کے اقوال کا انتہائی قول یہ ہے کہ امام عصمت و کمال و فضل
و علم میں نبی کا مثل و مساوی ہے باین معنی کہ یہ کمالات و صفات
ازل و ازل الازل کے ازال کا ازل اول جسکا ذکر ضمنی حدیث
ذیل میں ہے در امام محمد تقی سے منقول ہے کہ ازل الازل سے پروردگار
عالم منفرد و یکتا تھا پھر اسے محمد و علی و فاطمہ کو پیدا کیا انکثر الکف دھر
پس ہزار مقدار زمانوں تک انکو جس شان سے رکھا رہے پھر اور تمام
چیز و نگو پیدا کیا الخ ما بین خدا نے رسول خدا کو جس طرح عطایہ اسبطرح
آل محمد کو عطایہ کیونکہ یہ سب حضرات محمد و آل محمد نورانیت میں
حقیقت واحدہ ہیں اگرچہ ان کے وجود شخصی و امتیاز عینی کے مراتب
و درجات بحسب اصالت و ظلیت مختلفہ ہیں (جو کسی طرح مساوات
کے منافی باین طور بھی نہیں ہیں کہ رسول خدا کی ناسوتی تعلیم و تربیت کے
ذریعہ سے حضرت علی آنحضرت کے تمام کمالات کے ساتھ کامل ہو کر درجہ

مسادات رکیتہ پر پہنچے اور عالم لاہوت (نور انیت - باطن) میں خدائے
بنی و علی کو نور واحد سے مسادات پر باعتبار مبداء خلقت و امتقالات
اولیہ قرار دیا نہ اتحاد حقیقت شخصیت پر غرض دونو عالموں میں مسادات
ثابت ہوئی۔ اس سے زیادہ طالب توفیق مسئلہ کے لئے مناسب ہے کہ ذیل
کے سوالات و جوابات پر بغور نظر کرے تاکہ اذراط و تفریط سے بچے کارا ستہ
جس طرح اسپر منکشف ہو جائے اسی طرح اُسکو یہ بھی معلوم رہے کہ مثال
اقوال ذیل سے کیسکو تشبیح سے خارج کرنا اُسی طرح ظلم علی غیرہ ہے جس طرح
غیر ثابت کو قطعیات میں داخل کرنا و قطع شئی فی غیر محلہ ہے۔

(سوال) در صفحہ ۲۳ کتاب شافی جناب سید مرتضیٰ علم الہدے
مینویسد: «وکیف یقول الامامیۃ هذا وهم لاذا انهم وادسعم وطلو اغایتم تہوا
بالامام فی العصۃ والکمال والفضل والعلو مرتبۃ النبی وکمالہ علی الخلق
القصوی» در این قول جناب سید مراد از کمال و فضل نزد سرکار
چہ ہست تاکہ در فضل و کمال مسادات میں النبی والامام مقصور شود
و کلام جناب سید مراد درست و صحیح باشد۔ مینو اتوجروا۔

(الجواب) بسمہ تعالیٰ مراد از کمال و فضل مقام علو در جہ ولایت است
چرا کہ امام در مقام ولایت بہ بنی میرسد و جہت انضیلت بنی از امام
آن است کہ بنی داراے مقام ولایت و جہت ہست بخلاف امام
کہ داراے مقام ولایت تہا است و مراد سید مرحوم ہم ہمین است
الا حق ضیاء الدین المیراتی

مقام مہر

(سوال) صاحب لبالب غلام نبی اقدس احمد حائری مجددی

بعد کلام مطلب می نویسد و میگوید اتحاد یکی شدن دو نفس است بطلانش
در مقام دو شدن است نه در خواحد بودن نبی و علی در نورانیت
که در آن صدق دو تائی متمنع عقلی و باحادیش نبویست الح اینست معنی
حقیقی انفسا که نبی و علی نفس واحد اند حقیقه نه مجازاً و در ظهور بعلحدگی
بمفصیل از مجمل و تا شدن اما آن تعدد در اصل حقیقت نیست فقط ظهور
است و بس و همین است معناس احادیث متواتره المعنی اوّلنا محمد و اوّلنا
محمد الح و محمد انا و انا محمد الح انتی کلامه اگر کسی باین مضمون مذکور اعتقاد
دارد و بگوید که قول مجلسی فلا فرق فی الشیء بل فی الاسم و هذا وجهی از
مرآة العقول شرح اصول کافی (همین معنی دارد نیز در سرکار شخص مذکور
از فرقه محقه خارج است یا نه و صحت اعتقاد مذکور ممکن است یا نه -
بینوا و جروا -

در الجواب خارج نمودن شخص مذکور باین اعتقاد از فرقه محقه بے وجه
است زیرا که این مطالب مطالب ضروری نیست تا منکرش خارج از
فرقه محقه شود بلی شخص عاقل در اینگونه مطالب باید توقف نموده و غلبش را
بخودشان موکول نماید - حرره الفانی علیه السلام الما مقانی -

مهر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

اتحاد شخصی که اختلاف در مجرد ظهور باشد صحیح نیست بلی جهات
اشترک بسیار است که مصحح اطلاق واحد است بخوآنه حقیقه و آنچه
از اخبار یا کلمات علماء را اختیار در این باب حکایت شده مراد همین معنی
یا مبدء خلقت و انتقالات اوّلیده است نه آنکه مراد اتحاد حقیقت شخصیه

و اختلاف در مجرب و بروز و ظهور باشد چنانچه بعضی ملا حده صوفیه در بعضی مقامات گفته اند - و الله تعالی العالم الا حق علی حسینی الشیرازی (مهر)
اگر عرض اتحاد در مراتب ولایت باشد ضرر به مذهب جعفری ندارد -

ضیاء الدین العزاقی البغنی (مهر)
(سوال) چه میفرمایید در این مسئله که شخصیکه از کتاب اربعین الحسینیّه مؤلفه میرزا محمد تقی معاصر صاحب شفاء الصدور عبارت ذیل را نقل کند
قوله و نیز اخبار زیاده بسیار وارد شده بلکه ضرورت مذهب است که ائمّه علم بها کان و مایکون دارند و هیچ امری بر ایشان پوشیده نیست الخ و چون این نحو از علم مناط تکالیف شرعیّه نیست بلکه تکالیف منوط بعلوم رسمیه متعارفه و حاصل از اسباب عادیّه علم است انتی کلام قی - و بگوید که تعلیم رسوم خدا نیز از اسباب عادیّه علم است و علمو میکه از این تعلیم حاصل شده اند آنها نیز در علوم رسمیه داخل نخواه آن تعلم از ائمّه باشد یا از اصحاب البته آن علوم میکه از قوه روح القدس و انعام و غیره ائمّه را حاصل شده است فقط همین علوم در قسم اول داخل اند و اینها مناط تکالیف شرعیّه نیستند و همینها را علوم لدنی میگویند شخص مذکور نزد سرکار صحیح العقیده است یا نه و صحت قول مذکور ممکن است یا نه - بنیوا تو جروا -

(الجواب) قول مذکور اسباب فساد عقیده نیست و تعلیم نبی را یا مأمّر مطلقا داخل در علوم رسمیه دانستن یا مناط تکالیف بودن خصوص علوم رسمیه ممنوع است بلکه گاه باشد که بتوسط نبی افاضه علوم غیر رسمیه بر امام شود و گاه باشد که علم غیر رسمی منشاء بعضی تکالیف گردد - و الله تعالی العالم الا حق علی الحسینی الشیرازی (مهر)

این شخص صحیح العقیده است -

ضیاء الدین العراقي (منبر)

(سوال) یک عالم دین حق بنا بر قول شیخ ابو جعفر صدوق "لا یوصفون فی شیء من احوالهم بنقص ولا عصبیان ولا جهل" قائل و معتقد باین امر شده است که جناب رسول خدا و هر امام از ائمه اثنا عشر از حین پیدایش روح و ولادت جسم انسانی همه اصول دین و فروع دین را تفصیلاً میدانند البتہ رسول خدا آنها را اظهار و تبلیغ نمی کرد تا وقتیکه وحی بدریغ فرشته یا بلا واسطه فرشته بر او حاصل می آمد و امام اظهار و تبلیغ تبعی آنها را نمی کرد تا وقتیکه رسول خدا یا امام سابق آنها را تعلیم بطریق تاکید و تائید و تکریم میکرد غرض حاصل کلام این عالم آنست که در رسول خدا و هر امام از ابتدا پیدایش یک قوت روح القدس است که بحسب این قوت پیغمبر و هر امام هر هر جزء دین را از انواع معارف و احکام خدا از ابتدا پیدایش خود تفصیلاً بالفعل میدنند بقوت قریبہ زیرا که این هم مجاز است و خلاف ظاهر قول ابو جعفر "لا یوصفون فی شیء الخ" هست، البتہ مکلف به تبلیغ و اظهار و عمل آنها نمی شوند تا وقتیکه وحی خدا بر او رسوخد و الهام خدا و تعلیم ظاهری رسول خدا بر او حاصل شود و این عالم تعلیم نمیزد و امام سابق را تعلیم تکریمی میگوید که برای اظهار تفصیلات ائمه و ائمه بر عامه الناس مقرر شده است غرض این عالم موصوف نزد سرکار ائمه بحسب اعتقاد مذکور خارج است یا نه - و صحت اعتقاد مذکور نزد سرکار ممکن است یا نه - بنیوا توجروا -

(الجواب) یرحمہ اللہ الخ الخ الخ اگر چه کلمات این عالم شاید خلاف ظاهر اخبار و آثار باشد لکن بر فرضیکه محضی باشد مثل

سائر خطاها نیست که در مطالب علیّه واقع میشود۔ بعد از آنکه براسے نبی
منزلتے معقد شد کہ نبی سبب آن متصف بصف نبوت شدہ کہ اور انکے
فاقد است کہ جزا ف لازم نیاید ظاہر آنست کہ از مذہب خارج نشدہ اگرچہ
فی الواقع در بعض استفادات و افادات و کلمات مخفی باشد۔ واللہ العالم
الا حق ابوالحسن الموسوی الاصفہانی

مہر

احمد آل کاشف الغطا

مہر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حقیقت مجریہ کہ عبارت از نور اول و صادر اول است عبارت از
رسول اکرم است و ائمہ اثنی عشر پسینہا در عالم انوار عالم کمال با ذکر
دنی السوال) بودند اخبار چنین دلالت دار و فہم۔

مہر

حسن صدرالدین الموسوی

(سوال) یک عالم دین حق بنا بر قول صاحب احقاق الحق قاضی نور اس
”و لیکن ان یقال ایضاً ان مراد المصنّف بالمساواة المساواة
فی الصفات النفسیة و نقول ان اذا اذ اناصبت یكون نبیاً نبیاً
مرسللاً حاتم النبوة بفتحہ علی الوجه المذکور فظاہر ان هذا ليس
من صفات النفس كما صرح به الغزالی فی المنحول حیث قال دلّی قوله و لیکن
عبارۃ عن اختصاص شخص بخطاب التبلیغ انتہی وان اراد به الصفة
الکاملة النفسیة التي ينبعث عنها البعث علی الوجه المذکور و
تقتضی المساواة فی الدرجة فلا یمتنع ان تكون تلك الصفة
وتلك الدرجة حاصلة لا یمیل المؤمنین غایۃ الامر ان خصوصیتہ
خاصیة نبیاً منعت عن بقیہ علی الوجه مخصوص وعن الطریق الاسم

علیه شرعاً کمایل بمنزله فی منع اطلاق اسم الجواهر بمعنی الموجود
 الا فی موضوع علی الله سبحانه راز بحث آیه باین احقاق الحق وقرآن مجید
 ان قبل کیف یتحقق المساواة فی جمیع صفات النفس ومنها النبوة
 التي لم تحصل لعل قلت ان اراد الغاصب بالنبوة بعث
 انسان علی الوجه المخصوص فظاهر ان ذلك ليس من صفات نفس
 النبي حتى یتمیز الاستثنائها وان اراد بها الصفة النفسیة
 كما ملة التي ینبعث منها البعث المذکور فلا یقتضی ان تكون
 تلك الصفة حاصلة لا ائمتنا غایة الا امران خصوصیة خاتمة نبیاً
 منعت عن بعثهم علی الوجه المخصوص وعن اطلاق الاسم علیهم
 شرعاً كما قبل بمنزله فی منع اطلاق اسم الجواهر بمعنی موجود لانی موضوع
 علی الله سبحانه (راذ بحث حدیث من اراد ان ینظر لی ادم فی علمه الخ)
 احقاق الحق - قائل ومعتقد باین امر شده است که ائمه اثنا عشر ماء باجمعه
 مصطفی در جمیع صفات نفسانیة وکمالات ذاتیة مساوی اند و آن منی نبوت
 و درجه نبوت که اصناف نفسانیة ذاتیة رسوخدا قبل بعث بود اگر چه آن
 معنی برای ائمه ماء در واقع حاصل میشود و در این جهت اثبات فضیلت
 ائمه ماء بر انبیاء سابقین ممکن میباشد در نه خبر و لکن اطلاق لفظ نبی بر
 ائمه ماء شرعاً درست و جائز قرار نیافته است بلحاظ حفاظت آن جلالت
 و فضیلت رسوخدا که آنحضرت را بر تمام ائمه ماء بحجت رسالت حاصل شده
 است و ختم نبوت و رسالت صفتی است از صفات نفسانیة خارجیه رسوخدا
 نه از صفات نفسانیة ذاتیة - غرض محبت قول قاضی نور الله در مذاهب
 امامیة حقّه نزد سرکار ممکن است یا نه و عالم موصوف نزد سرکار از مذاهب

بجست اعتقاد مذکور خارج است یا نه وصحت اعتقاد مذکور در مکرر ممکن است یا نه بنویسید
 (الجواب) بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عالم موصوف بجست اعتقاد مذکور
 از مذهب امامیه خارج نیست وصحت اعتقاد مذکور ممکن است این نماز اختلافاً
 همیشه در بین امامیه بوده و این نیز از امور از ارکان مذهب امامیه و اصول آن
 نیست که بتوان گفت معتقد بآن اند مذهب خارج است اگر چه مخفی باشد -
 والله العالم الاحقر ابو الحسن الموسوی الاصفهانی
 احمد آل کاشف الغطا

(سوال) یک عالم دین حق بنابر قول صاحب اکسیر العبادات فی اسرار
 الشهادات آقا فاضل در بندگی و مقام تحقیق الحال فی المملکة النورانیة
 المملوکیة فی الذین یقرّون بولایتهم فهدا مقام جامع لا ینحط فی ذلک
 اهل بیت العصمة ای ذواتهم النورانیة وحقاً نقه المملوکیة
 الا على خط الا تعادوا اجتماع کما کافوا فی اصل الخلقة الا بدلیة
 المملوکیة نور و احداً و شیئاً جامعاً فلا یلاحظ تلك الذوات والحق
 القدسیة فی ذلک المقام على نهج التفریق و الا تفصال فلهدا لا یتم
 ثمة مفیدة محبة بعضهم دون بعضهم و الا قتل ربو لایة بعضهم
 دون بعضهم الخ (از سفر ۱۵) ان الاخبار المتسامة المتظارفة الثالثة
 بنزول الملائكة الی الائمة الطاهرين والصدیق اکبر الی
 قاطبة الزهراء و الا تنافی ما علیه اتفاق اهل الاسلام من انقطاع
 اهل الوحي بعد حبیب الله لان الوحي انما هو بعث الله تعالی
 الملك الی البشر ليقول الملك ان الله تعالی یوحى الیک کذا
 و کذا فهدا لا یکون فی غیر الا نبیاء من غیر فرق فی ذلک

بین الاحکام الوجودیة من امور التدبیر والتکوین ونحو ذلک
 بین الاحکام الشرعیة (از ص ۳۷۷ ص ۳۷۸) ولا یجفی علیک ان هذه
 الایة وان کانت فی اخذ الله تعالی الميثاق والعهد من البینین
 والمرسلین لاجل نبیاء الا انه لا فرق فی حکم هذه الایة بین
 نبیائهم وبنی آل المعصومین لان آل محمد یساوونه فی کل ما اعطاه
 الله تعالی الا ما خرج بالدلیل فیدل علی ذلک بعد الاخبار والمتظاہر
 والاحادیث المتواترة المتکاثرة قوله تعالی فقل تعالوا ندع ابتائنا
 وابنائکم ونسائنا ونساکم وانفسنا وانفسکم فالمراد من انفسنا
 هو امیل المؤمنین فیکون مساوین للنبی فی کل ما اعطاه الله تعالی الا
 ما خرج بالدلیل وسائر الامثلة مثل امیل المؤمنین فی هذا الحكم
 (از ص ۳۵۲ ص ۳۵۳) قائل ومعتقد یأین امرخه است که انما اثنا عشر ما
 یا محمد مصطفیٰ در جمیع عطایای آئینہ مساوی اند البته نبوت بعضی بجهت الله تعالی
 الملائک الی البشر لیقول الملائک ان الله تعالی یوحی الیک کذا وکذا
 برائے الامناء حاصل نیست وخصایصی که برائے رسل الملائک از کلمات شرعیہ
 باتفاق علمای اعلام ثابت شده اند بعضی از آنها احکام مخصوصه اند نه کمالات
 ذاتیه و بعضی از آنها بحسب احوال افعال خدا مستند و من ثم قال الشیخ علی
 فی کتابه منار الهدی انه یعادله فی جمیع منازله الا فی تلقی الوحی الیه
 بله واسطة البشر غرض این عالم موصوف نزد سرکار از مذہب امامیه حقہ
 بحسب اعتقاد مذکور خارج است یا نه و صحت این اعتقاد در مذہب حقہ
 نزد سرکار ممکن است یا نه بنیوا تو جروا -

(الجواب) بسم الله الرحمن الرحیم این عالم بواسطه این اعتقاد

بر تقدیر یکہ مغلّی باشد از مذہب امامیہ خارج نمیشود لہٰذا بنحو از اختلافات بلکہ
 بالاتراز آن ہمیشہ بین اساطین دین و مذہب بودہ تعقیب در ہمین گونه
 مطالب مناسب نیست و از میزان اعتدال شرع و عرف خارج است۔
 واللہ العالم۔ الاحقر ابو الحسن الموسوی الاصفہانی (مہر)
 احمد آل کاشف الغطا (مہر)
 اس رسالہ میں بوجہ اختصار چند جوابات آن حجج الاسلام و المسلمین و آیات
 فی العالمین کے لکھے گئے ہیں کہ جو بوجہ اپنے کمالات و صفات کے اس زمانہ
 میں اساطین دین ہونیکے علاوہ اساتذہ الکل فی الکل قرار پاتے ہیں خلو و ندو
 مومنین کو ایسا فائدہ پہونچائے جس سے اطمینان نفس کے علاوہ باب نزاع
 بند ہو جائے۔

۲

۳

۴

URDU PRINTED BOOKS	
Accession No.	Vol. No.
Subject	

حواشی رسالہ نور المساد

۱۔ نہ کیفیت کیونکہ نبی و علیؑ کے درمیان بعض طرق علوم کا اختلاف جسطرح اتفاقی ہے اسی طرح انکے فضائل و کمالات میں بالذات و بالعرض (اصل و فرع۔ اصالت و ظہیریت) کا فرق اجماعی ہے اسیوجہ سے علمائے محققین نے بذریعہ کیفی فرق کے حضرت علیؑ سے رسول خداؐ کی افضلیت ثابت کر کے بذریعہ مساوات کمیتی کے اصحاب و انبیاء سابقینؑ سے حضرت علیؑ کی افضلیت ثابت کی ہے کیونکہ رسول خداؐ کے ساتھ مساوات کمیتی بھی سوائے آل محمدؐ کے کسی اور مخلوق کو حاصل نہیں ہے اور نہ ثابت ہو سکتی ہے اس بیان کیلئے بڑے بڑے علمائے محققین کے اقوال ذیل کے امثال کافی ہیں ”شیخ علی بحرانیؒ نے منار الہدیٰ میں فرمایا ہے و الامام خلیفۃ النبیؐ فی جمیع منازلہ کلا فی تلقی الوحی بلا واسطۃ احد من البشر فان ذلک مخصوص بالنبیؐ الخ اور مجلسیؒ نے تذکرۃ الائمہ میں فرمایا ہے رسول خداؐ ہفتاد و دو اسم میدانست و این اسامی را ہم تعلیم آنحضرت (علیؑ) نمود و مرتبہ و جلالت او بمرتبہ و جلالت جائے رسید و در نزد حضرت رسالت پناہ کہ تعبیر از نبوت در ہمہ کمال با حضرت مساوی شد۔ کمال نبوت کی تعبیر جسطرح رسول خداؐ کے درجہ اصالت کے ساتھ ہوئی ہے اسی طرح آنحضرتؐ کے درجہ اصالت کی تعبیر نبوت کے ساتھ قرار پاتی ہے لہذا درجہ اصالت کا بہ نسبت آل محمدؐ کے مخصوص با حضرت ہونا سبب قرار پاتا ہے اس بات کا کہ نبوت کا اطلاق آل محمدؐ پر خلاف واقع قرار پا کر ناجائز ہے بلکہ آیہ خاتم النبیین کے معنی اجماعی پر ذیل کے قول اہل

کی بنا پر دو امانکار کردن چیز یا کہ اجماعیست در او دو قوت است
 اول آنست کہ آن ہم مثل انکار ضروری دینست دویم آنست کہ
 نہ چنین است و منکر او کافر و مرتد نمیشود ۱۲ از حاشیہ عقائد الشیعہ انکار
 ضروری دین قرار یا کفر و ارتداد بہ محتمل ہے کہ بلحاظ قول ثانی صاحب
 تنفیر الصدور نے اس اطلاق کو ناجائز قرار دینے پر قول ذیل میں گفتگو کی
 ہو "و شاہ عقل نیز برین عموم در دست است چہ مقتضای در انتہی معنی
 و انتساب روحانی و اتصال بے تکلیف و قیاس قلبی و اشتقاقی بتی کہ بین
 وحی و نبی است انتقال جمیع کمالات محو ث است بسوے داشت الح
 در جہ اصالت و سلطنت (فیض خدا) از بر اسے مقام نبوت محفوظ است الح
 پس لامحالہ کمالات نبوت برو جہ اتم در وجود ایشان ساری و متجلی
 است اگرچہ اطلاق اسم نبی بر ایشان جائز نباشد و ازین جہت است کہ
 حضرت امیر در خطبہ قاصصہ فرمود کہ پیغمبر میں گفت "اِنَّكَ شَمِعَ مَا اَسْمَعُ
 وَ تَرَى مَا اَرَى" اِنَّكَ لَكُنْتَ بَنِيَّ الْحَبْلُ بِمُشَارَكَةِ اُمِّهِ هِيَ بِمَا حَقَّقَ
 رسالت دین کمالات اگرچہ برو جہ ظلیت و اصالت است و لے در اصل
 اتصاف آنها بان کمالات بموجب اجبار و اثرۃ المعنی بلکہ مذکور در اذان
 فیض جاسے تردید و اریاب نیست ۱۳

۱۴ فرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں سورہ حج کے تحت میں کہا ہے "وَالَّذِي
 وَجَّهَ الْفَرْقَ بَيْنَ الرَّسُولِ وَالنَّبِيِّ اَنَّ مَنْ جَاءَهُ الْمَلَكُ ظَاهِرًا وَ اَمْرًا
 بِدَعْوَةِ الْخَلْقِ فَهُوَ الرَّسُولُ وَمَنْ لَمْ يَكُنْ كَذَلِكَ جَلَّ رَأْسُهُ فِي النَّوْمِ
 كَوْنَهُ رَسُولًا وَ اخْبَرَهُ اَحَدٌ مِنَ الرُّسُلِ بِاَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ فَهُوَ النَّبِيُّ
 الَّذِي لَا يَكُونُ رَسُولًا" اور آقا فاضل در بندی رحمتے فرمایا ہے

و ان الوحي انما هو بعث الله تعالى الملك الى البشر ليقول الملك
 ان الله تعالى يوحى اليك كذا وكذا فخذ كما يكون في غير الانبياء
 من غير فرق في ذلك بين الاحكام الوجودية من امور الدين
 والتكليف ونحو ذلك وبين الاحكام الشرعية ۱۲ از ۳۷۳ و ۳۷۴
 اكتب لعبادات ان اقول اني بنا بر نبوت و رسالت و وحي نبوت
 و رسالت کا انتفاء حضرت علی سے منافی اس بات کا نہیں ہے کہ حضرت
 علی تمام اوصاف و کمالات نفسانیہ (ذاتیہ) میں جناب رسول خدا
 کے مساوی ہیں البتہ منافی اس بات کا ہے کہ یہ کہا جائے کہ حضرت علی
 تمام اوصاف و کمالات میں جناب رسول خدا کے مساوی ہیں چاہے کمالات
 شخصیت ہوں یا غیر حالانکہ یہ بالبداهت باطل ہے در نہ نبی و رسول ہونے کے
 علاوہ لازم آئے گا کہ جناب فاطمہ زوہرہ پیغمبر و خروصی بھی ہوں نعوذ باللہ
 من ذلك الخ از کلمہ حق اور بطحا مثال اقوال مذکورہ بالا صاحب حق
 الحق کا قول ذیل ”ان الیوم بالنبوة بعث الانسان علی الوجه المخصوص
 قطا امر ان ذلك ليس من صفات نفس النبي حتى يحتاج الى استثناء
 بلا اشکال ہے ۱۳

۱۴ یہ تعریف نبوت و امامت اصطلاحی کی بنا بر ضروری ہے در نہ بطحا
 قول ذیل ”اما معنی قوله صلى الله عليه وآله ابتلي هذا ان امان
 قاما او قد انهوات الامامة رياسة الهيّة و شرافة نفسانية (ذاتیہ)
 سواء با شکر او مقام به کم لا۔ قام با امر المسلمين او قد في بينه
 و فومعني لے غیر و هو تقدّم نفس شريفة كاملة على النفوس المبتدئة
 في السيل الى الله و صبر و رتھا و اسطة للفيض و وصولها الى

انفوس السافلة واستمدادها من الحق بتوسطه وهذا المعنى قد يطلق عليه النبوة ايضا ولا فرق بينهما من هذه الجهة وهو واسطة بقاء العالم پیشلے ما ذکرنا الاخبار الکثیرة من طهارت از ۳۹ صفحہ ادبیین الحسینیہ حجة الاسلام آقا حاج میرزا محمدی صاحب شفاء الصدور بارادہ معنی مذکور بدون معنی اصطلاحی عدم فرق ظاہر ہے اور صاحب احقاق الحق کے قول ذیل "وان اد ادبیه الصفة النفسية الكاملة التي ينبعث منه البعث المذکور فلا یمتنع ان تكون تلك الصفة حاصلة لا تفتنا الحق" کی تقریر بالمعنی المذكور کیونکہ مستقبل ہو سکتی ہے جبکہ اصالت و ساطت و طلیست کا فرق شخصی و خارجی قرار پاتا ہے ۱۲

۱۳ یہ وہ حضرات ہو سکتے ہیں جنکے نزدیک احادیث تقدم ارواح و طینت و یتاق علی سبیل الحقیقة نہیں ہیں لیکن بحمد اللہ مجلسی رح کی عام تصنیفات نے عوام تک میں بھی ہمارے بنی دائمہ کی ارواح کا آدم و دیگر مخلوق سے پہلے پیدا ہونے کا اعتقاد ایسا پھیلادیا ہے اور خواص نے ادلہ سے ایسا ثابت کر دیا ہے کہ اگر آج بعض ادلہ قویہ سے بھی بیان کر کے کوئی یہ اقرار لینا چاہے کہ ہمارے بنی دائمہ کے ارواح ارواح سب سے پہلے پیدا نہیں ہوئے تو کوئی مٹو من سوائے خاص کے غالباً اس اقرار کرنے پر آمادہ نہ ہوگا اسکے علاوہ بلا حطہ اقوال ذیل "چنانکہ در انبیاء و اولیاء است و طینت و مزاج ایشان بر خلاف طبیعت و مزاج غالبے زمان است بسبب آنکہ ذات و طینت و عوارض عالم طبیعت آن ہر دو از جو ہر عقل و اعلیٰ علیین است و طبیعت و مزاج آن با و اعتدال صفائی باشند

از کتاب تحفه الملوك پیر از معتدل حقیقی میوه اسطوخودوس از معتدل نیاید پس
اعتدال حقیقی در ممکن سوخته حقیقت محمدیه نباشد لهذا گوئیم چون حقیقت
ایشان معتدل بود ترکیب بدنهای ایشان هم باید برنج اعتدالی بوده باشد
و این جوهرهای منویه ارضیه را چنین استعدادی نبود لهذا حضرت احدیت
جل جلاله از برای انعقاد لطفه هر یک از ایشان جوهری علوی آسمانی
عرشی بهشتی نازل میکرد و بر روی غذا پس از خوردن آن غذا آن
جوهر علوی بعیندر صلب امام حجتی قرار گرفته پس از مواقعه در رحمهای طینت
اتهامات ایشان قرار پس ترکیب می شد بدنهای ایشان معتدل معتدل
حقیقی نه اضافی الخ از کلمات شیخ محمد مجتهدان طینه علیین
منبع الحیوة والقوة والقدرة و منبع الا نوار الشفاعة فلاحی
ذلك لا يتطرق الا قد راس ولا انطاس والبی الی الابد ان الخ
المعصومین فهدی الی فی طرق الموت الیه یا باقطاع العلاقة
التي بینهما و بین الا دوا حلی الی اکیس العبادات اما خاتم انبیاء و
الکمه هدی را بلامه از اولهم خمسة دوح القطعة و روحی که بقی هم
به هم منه باشد موجود است و نیز در سایر ارواحی که باین خلوق شریک
بیاشند اینها دارند مثلاً روح الحقوة ایشان غیر از روح الحقوة دیگران
است بلکه روح البدن ایشان از روح ایمان و روح القدسی
دیگران شریف تر است و همچنین مردن ایشان چون مردن دیگران
نیست بلکه در عین مردن زنده هستند همان بدنهای که در دنیا بودند اگر از
انظار مردم ظاهر بین پوشیده اند در ابصار اهل یقین محسوس الخ از زبان
العرفان - و یحتمل ان تكون طینه الا نبياء والمهملين والا وصيلة

داخلہ فی کلا المقامین (مقام روح و مقام بدن) تحت طینۃ
 الشیعة (شیعہ کی اصل و مادہ) لانہم علیہم السلام ایضاً کا خوا
 من شیعۃ محمد وآلہ المعصومین کما یجہل غیر ذلک الخ الکبریات
 اس طرح بعض علامہ نے محفل حدیث میں یہ کہاہے حاصل معنون یہ ہمک انبیاء
 اور مؤمنین کی طینت میں نوعی اتحاد ہے اگرچہ اہل ان مؤمنین کی طینت بیت
 قلب کی طینت کے کم رتبہ ہے۔ اصل دراستہ او اتصالست نہ انقطاع
 پس یہاں کہ وجہ دیک از جنس من علیہا بودہ باشد گویا از این سبب
 از معادن عصمت و طہارت و اہل بیت نبوت و رسالت روایت شدہ است
 کہ بنجن وجہ اللہ مایم و جہ خدا کہ باقیست و غیر او ہمہ فانی است الخ تشبیہ
 کسی وجہ اللہ در ہر کتابے از کتب ساویۃ نشدہ مگر آل محمد البتہ کہ کسانیکہ
 مثل ذات خدا یا مثل روح خدا بودہ باشند بہتر خواہند بود از آہما یککہ این
 شبابہت را ندارند الخ در این مقام اشکالے میتوان نمود باین گونه از کہ
 عقائد اہل ملل آنست کہ حشر و راح و اجساد انسانی لازم و واجبست و بعد از
 حشر نیز ہمیشہ باقی خواہند بود و فنا سے از بر اسے ایشان نخواہد بود و معنی حشر
 در نظر دقیق نیست مگر جمع کردن اجزاء از ہم پاشیدہ شدہ بدن انسان
 و بعد از آن جمع نمودن در میانہ بدن و روح او پس بنا بر این فرستے در
 مابین آل محمد و دیگران خواہد بود زیرا کہ اگر محمد و مفارقت نمودن روحست
 از بدن از بر اسے ایشان نیز اتفاق افتاد و اگر مراد بقاب و انیسست از
 بر اسے دیگران نیز ہست و چند جوابے از این اشکال بخاطر میرسد اول
 آنست کہ اہل ان دار و ارجائکے باقی میانند و اصلاً از ہم متلاشی نہیں ہند
 اگرچہ وہ علائق و تعلق خاص منور منقطع کہا جائیگا کہ جسکی وجہ سے لوگوں کی

نظر میں باعتبار آئنا کے لیے حیات دنیوی ثابت ہو سکتی ہے اور اس انقطاع کے اسباب میں سے چونکہ قاتل و ظالم کا فعل نامشروع بھی ہے وہ سزاوار سزا ہوا) و بدینہ اسے ایشان نیز کہنے نہیں شود الحکم و فی الحقیقۃ ہمیں اجدان (ظاہر و باطن) ایشان از ارواح کافہ شیعیہ لطف بود و چگونه چنین نباشد کہ آنہار اطلے و کسالتی و خواب متعارفہ فضیلت متعارفہ نبود بلکہ از ہر جایکہ روحانہ میگذاشت تا مدتی از آنجا بوسے عطر بدن آن سر بشارت مآثرہ میر سید الخ از معدن الاسرار حمیہ الاسلام آخوند ملا علی قزوینی ہم اگر مخلوق اول (محمد و آل محمد) کی ایسی حالت اکملیت میں ابداعیات کے اندر فرض کیجا کہ جس سے بالا حالت کی مخلوق بقعہ امکان میں تصور ہو سکتی ہے تو بقاعدہ امکان اشرف معارف اللہ خدا کی اشرفیت تمام نہ ہوگی لہذا محمد و آل محمد کے وجود ابداعی کو ایسی قوت و شدت پر پیدا کرنا جسکی وجہ سے خدا کے معلومات اربعہ غیر متناہیہ (تمام موجودات و تمام معدومات اور اوّل کے اعدام کے حالات اور ثانی کے وجودات کے حالات - اول میں اہل جنت و نابری حرکت غیر متناہیہ ابدیہ بھی داخل ہیں) میں سے ماکان و مایکون اے یوم القیامہ (مرویت کہ در لوح ہفت خط نوشتہ است دو خط و نیم از برائے احوال دنیا است از ابتدا و انتہا و چار خط و نیم از برائے احوال قیامت از خسرو و بشر و بعث و نشور تا وقت رسیدن بہشتی بہشت و دوزخی بدوزخ فرض کائنات متناہیہ کا انکشاف تمام حین ایجاد سے ثابت ہو۔ امر واقعہ قرار پایا ہے اور جبکہ اسی قاعدہ پر قول ذیل میر باقر داماد "کلا بداعی القیامہ کلا بالنسبۃ الی جناب القدس الحق والمقارقات المحضۃ من ملائکتہ القدیسیۃ" مبنی قرآن و یا جائے گا تو صاحبان عقل اوّل کے لیے

باعتبار تجلی عقلِ اول بطریقِ اولیٰ ہی شانِ ثابت قرار پائیگی اور اسکے
 وجودِ زمانی جہانی حسی کے اعتبار سے بدِ اولیٰ علم و غیر علم قرار پائینگے
 اور اسی قوت و شدت کا ذکر قولِ ذیل میں ہے ”بعد از مُردن اسرافیل
 کہ صاحبِ صور است چندین وقت باقی بماند تا چل سال یا چار صد سال
 یا چار ہزار سال و بیچ صاحبِ روحے در این مدت باقی نیست مگر ارواح
 چہار دہ معصوم کہ آنہا داخل در صور اسرافیل میشوند بحیث آنکہ اسرافیل
 این قدر قوت ندارد کہ بد میدان او جذبِ ارواح چہار دہ معصوم نماید
 و داخل در سورخ خود نماید زیرا کہ قوتِ ارواح ایشان بیش از اسرافیل است
 و آنہا در مقامِ خود تسبیح و تہلیل و تقدیس الٰہی میباشند و این زمان
 خداوند میفرماید لَیْسَ الْمَلَائِکَةُ اَبْرَارٌ کَیْسَ بَادِشَاہِی بعد خود میفرماید
 لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ و در بعض اجزاء و داست کہ این کلام را در جواب
 خداوند چہار دہ معصوم میگویند و چون ایشان وجہِ ورودے خداوند میباشد
 باین معنی کہ پیش ما گفتیم کہ ہذا ہلاک میشوند داخل از عقائد الشیعہ اور ان اقوال
 مذکورہ کے دیگر اُتھال کے ہوتے ہوئے کون مومن اس تحقیق سے خوش ہو سکتا
 ہے کہ حضرت علیؑ کا مہدِ ولادت میں تلاوتِ قرآن کرنا دستِ رسولِ میں
 سگریزوں کے کلام کے مثل تھا خصوصاً جبکہ قصہٴ آدمؑ کے علاوہ قصہٴ عیسیٰؑ
 اِلٰہِ عِبْدِ اللّٰہِ اَقَاتِی الْکِتَابَ وَجَعَلَنِی نَبِیًّا، نصاً موجود ہو کر ثابت کر رہا ہو
 کہ اگر محکمِ عیسیٰؑ اسوقت عادتِ ستمرہ عامہٴ ناس کا خارق ہے تو اُس کے
 معصوم کو مطابق واقع نفع نہ سمجھنا اور باعتبار آئندہ ارتکابِ تجویزِ بلائیات
 استحالۂ تبادرِ قرار دینا بلا وجہ و جہِ خلافِ اصل ہے بلکہ محققین نے
 اس سے قولِ تجرّدِ روحِ باین طور ظاہر قرار دیا ہے کہ حقیقتِ نبوتِ امتداد

وجود سے (جو کہ آیہ کا ظاہر ہے) نہیں ثابت و ظاہر ہے بدون درایت
کتاب و دارائی حقیقت شریعہ کے ابتداء وجود سے اور یہ درایت و دارائی
بدون وجود و تجردی (جنبہ تجردی) غیر ظاہر ہے ۱۲

۱۵۔ جہان سے عوالم امکانیہ (پیش از خلقت این زمین و آسمان ہزار
ہزار عالم و ہزار ہزار آدم خلق فرمودہ است الخ و در ہر عالمی بغیر خدا محمد بن
عبداللہ و امیر المومنین و ائمہ ظاہرین بحجت خدا بودہ اند بر مخلوقات آن
عالم ہا و ہر یک از مخلوقات آن عالم ہا غیر از دیجیس بودہ اند و ہمچنین ایشان بحجت خدا
بودہ اند و میباشند بہ اہل عالم ہاے آئندہ کہ بعد از قیامت خلق خواہند
نظر بموم و جمع حجج اللہ علی اہل الدنیا و الاخرۃ و الا ولی الخ از عقائد شیعہ
مین ان حضرات کے تصرفات حیات دنیویہ کے وقت اور اسکے قبل و بعد
مین قرار پائے ہین مگر جبہ عوالم امکانیہ اس قدر کثیر ہین کہ بغیر تعلیم خدا جانے ہی
نہین جاسکتے ہین لیکن باعتبار احوال تین قسم مین سے ہوتے ہین۔ عالم عقلی
عالم نفسی۔ عالم حسی۔ کیونکہ سب کا مجموعہ بمنزلہ حیوان ہے بجائے نفس عالم عقلی
اور بجائے قلب عالم نفسی (عالم خیالی) اور بجائے بدن عالم حسی (عالم جسمانی)

ہے ۱۲۔

۱۶۔ اسی کے اعتبار سے نزلو ناعن الربوبیۃ الخ و انک تسع ما
اسمع و توی ملای الخ و غیر ہما کا ورد صحیح بلا تاویل و تکیک قرار
یا سکتا ہے کیونکہ مقام نورانیت مقام ولایت مطلقہ ہی ہے جسکی شان
قول ذیل کی نفی سے بھی ظاہر ہے "انما کانت محاربة الامم مع القوم
بالقوة البشرية والشجاعة الانسانية لا بالقوة اللاهوتية
والقدرة التي هي شأن من تثوي صاحب الولاية المطلقة الخ"

لان سید الشہداء کان مجمع بحرا الشیخاۃ المحمدیۃ و العلویۃ
و کان رسول اللہ قد وھب شیخاۃ و لدہ الحسینؑ نکان مظہر
شیخاۃ کل الا نبیاء و المرسلین و الا وصیاء و الصدیقین الخ
غرض اسی مقام سے سوال ذیل کا جواب ذیل ہے۔

(سوال) اگر کسی ابن اعتقاد دار دکہ علوم و معارف ایمانیہ و فیوض
الہی در عالم انوار بائمہ اثنا عشر یا ابو اسطہ رسول خدا از رسیدہ اند بلکہ بطریقیکہ
رسول خدا را علوم و معارف و فیوض الہی در عالم انوار حاصل شدہ اند بہمان
طریق ائمہ اثنا عشر را نیز علوم و معارف و فیوض الہی در عالم انوار حاصل
شدہ اند البتہ در این عالم اجسام اکثر علوم و معارف و فیوض الہی یا ائمہ
اثنا عشر یا ابو اسطہ رسول خدا رسیدہ اند۔

شخص مذکور بحجت اعتقاد سطور نز و سرکار از فرقہ حقہ خارج است یا نہ
مینو اتو جردا۔

(الجواب) سبہ قلمے چون تساوی در ولایت صحیح است ممکن است
ار جاع ابن فرماش یابین معنی۔ و اما العالم لا حق ضیاء الدین العراقی بہتر
اور ممکن ہر کہ اسطح کہا جائے کہ عقل اول ایسی نوع بسیط جو اس فردا حدین تخصیر ہوگا
نفس جبروتی حدین علم نہایا گیا ہو روح حلت فہم کو اور زبان حکمت کو ان کی فردیت حقیقیہ
کے بجائی ان حضرات (محمد و آل محمد) کی ارواح قدسیہ و نفوس کلئہ کو قرار
دیگر ممکن ہے کہ بقول ذیل ”سموا افراد الا ہمہ عجائی للفردیۃ
الحقیقیۃ“ (انکو افراد کہا جائے اور ان کے تصرفات عقلیہ خاص اعجازی
چونکہ وہ خاص طور سے حکم خدا ہی صادر ہوتے ہیں اور تجلی خاص پر مرتب
ہوتے ہیں اسوجہ سے انکو علماء افعال خدا کہتے ہیں اور چونکہ ان حضرات نے

اپنی مشیت و ارادہ و اختیار کو خداوندی ارادہ و حکم و مشیت کے تابع قرار دیدیا ہے اسوجہ سے یہ تصریحات ان حضرات کی طرف بھی منسوب ہو سکتے ہیں چنانچہ دمعہ ساکبہ (جسیر عراق کے دہل بڑے بڑے مجتہدین کی تقاریظ مطبوعہ ہیں) کی حدیث کا وہ فقرہ ذیل جو رسول خداؐ نے قسم کھا کر تمہیں بتا دیا ہے اس کی عمر کے متعلق حکایت بیان کیا ہے ”ثم قرع القرآن الذي انزلہ اللہ علی من اولہ الے آخرہ فوجدہ یحفظہ یحفظہ لہ الساعۃ من غیر ان اسمع مدہ الیہ۔“ بنا بر روايت دیگر میں غیلان یسمع منی الیہ یعنی اُسکے بعد علیؑ نے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی جو خدا نے مجسیر نازل کیا ہے اور اول سے آخر تک پڑھا پس یا یا میں نے علیؑ کو حافظ قرآن میں اپنی حالانکہ علیؑ نے ایک آیت بھی نیچے سے اسوقت تک نہ سنی تھی۔ یہ بھی آخر میں فرمایا اسبطرح سے ہوگی ولادت گیارہ اماموں کی، اسکا شاہم ہے کہ رسول خداؐ اسوقت کے حفظ علیؑ کو اپنے نفس قدسی کے وجدان میں اپنے اسوقت کے حفظ کے مثل ظاہر کر رہے ہیں تو کیا اسکے بعد بھی یہ جرات ہو سکتی ہے کہ حضرت علیؑ کی اسوقت کی قرأت کو سنگریزوں کے کلام کی مثل کہا جائے البتہ اسوقت حضرت علیؑ کا تلاوت کرنا عادت سترہ عامہ ناس کا خارق ضرور تھا لیکن تھا اُسی حفظ سے جو جنود عقل سے ہوئی وہہ سے رسول خداؐ کے اسوقت کے حفظ کی مثل تھا کیونکہ خود آنحضرتؐ نے اپنے اہلبیتؑ کو حدیث ذیل میں اپنا مساوی عالم عقلی کے علم و فہم و حکمت میں نہ مرتبہ شخصی میں ظاہر کیا ہے ”قال رسول اللہ ﷺ انی عاشر من اہل بیتی اعطاهم اللہ فہمی وعلمی و حکمتی“ آخر حدیث میں فقرہ ”خلقہم من طینتی“ سے عالم طینت نورانیہ کے فرق اصل و فرع کو بھی بیان کر دیا

غرض اسی مساوات نورانیہ (عقلیہ) کی تائید حدیثِ حذیفہ یانی ہم سے
 بھی باین طور ہوتی ہے کہ حذیفہؓ کے اس سوال پر کہ کیا آپ کے نانانے یہ خبر
 دی ہے؟ امام حسینؑ کا یہ فرمانا ”نہیں“ اور رسول خداؐ کا یہ کہنا ”دَعَوْهُ
 فَإِنَّ عَلِيَّ عَلِيٍّ وَعَلِيٌّ عَلِيٌّ وَنَحْنُ نَعْلَمُ لَكَ شَيْءٌ قَبْلَ كَيْدِنَا نَعْتَمُ“ ظاہر کر رہا
 ہے اس بات کو کہ محدو آل محمد کو علم باکان و مایکون باعتبار وجود عقلی حاصل و
 ثابت ہے بلکہ اُسکے اعتبار سے حکیم و علیم بن اور درانت کے اعتبار سے
 عالم ہیں۔ باقی ائمہؑ پر افضلیتِ علیؑ کے کہنے اگرچہ مقبوعیت و مؤثریت
 و ابوت کی افضلیت کافی ہے لیکن اگر یہ تکوینی علم ائمہ کے لیے نہ مانا جائے اور
 علم میرانی حضرت علیؑ کے لیے سات آٹھ برس کی عمر میں مثلاً ثابت نہیں تو اسی حالت
 میں خلا امام محمدؑ کو اس سن میں باعتبار علم میرانی دارائے علیؑ نورایت سمجھتے ہوئے
 حضرت علیؑ سے اس سن میں علیؑ نورایت کو باعتبار فعلیت مفقود سمجھنے میں کون
 چیز المہنان دلا سکتی ہے کہ حضرت علیؑ کے لیے یہ نقی شان نہیں ہے حالانکہ
 اصل کمال کا فعلیت میں منحصر ہونا مسلمات سے ہے قوت و استعداد کو کسی
 حد پر ہو فعلیت کے مقابلہ میں بہ شان تضاد نقص ہے اسیوجہ سے صاحب
 ریاض القدس نے بعد ازاں مثال قول ذیل ”صاحب کشف الغمہ علیہ الرحمہ
 میفرماید اے قولہ سلطنت کلیۃ الہیۃ ایشان را بود کہ از چندین جہت
 عالم بخلق و دقائق بود و بلوی الہی و اخبار ملائکہ سادی و علوم لدنی ربانی و علوم
 از بحر خزائنوت بایشان رسیدہ از جہر جامع و غیر ذلک المما حسب ذیل
 مؤلف عرض میکند قبل از آنکہ موارث نبوت و امامت و صف و جہر ابیض و احمر
 و جامع ائمہ ماہر سد عالم بود نہ باکان و مایکون و این رسائل و کتب بر حسب
 ظاہر یعنی مادام کہ امامی ناطق است امام بعد از ویاید صامت باشد و اظہار

زیاست خود نکند تا آنکہ او بگذرد دیگرے بجائے گذشتہ بہ نشیند لہٰذا جسطرح
تخاّر قرار دیا ہے اسی طرح بطور کفایت قول ذیل بیان کیا ہے دو چون رطب
حاضر شد اما من صبح فرمود اسے اسماؤ نیز در خوردن رطب موافقت نما اسماؤ
خبر لے صحیح میگرد حضرت ملاحظہ نامودہ ازہر نوع تناول میفرمود مسئلہ اگر سوال
از علم امام کنی کہ آیا دانستہ میل میکند یا ندانستہ الحّم جواب در اینجا بقدر کفایت
آنکہ حقہ الاسلام محمد بن یعقوب کلینی در کافی میفرماید در این مقامات خداوند عالم
علم ایشان را اسماؤ میکرد و پرده در میان ایشان علم ایشان در بظاہر جنبہ
تجردی۔ مقام ولایت مطلقہ می انداخت یجری تقدیر اللّٰہ اسی مقام
سے امثال صغیر ناوکیر ناسواؤ کا انکشاف بخوبی مقصور ہے ۱۲

کے جیسا کہ حدیث عبدی الطغی حقہ بعد اللّٰہ و حدیث لہٰ محیل لہٰ حدیثی
مثل الذی خلقنا منہ نصیباً و حدیث یحییٰ وجہ اللّٰہ وغیرہا
سے خاص محمد و آل محمد کا ہی تجرّد و خداوندی کے لئے نمونہ کامل خاص ہونا
بحسب جنبہ تجردی قرار پاتا ہے ۱۲

۵۵ آقا فاضل درجندی نے ۵۵ صفحہ اکیس العبادات پر جسطرح اخبار سے یہ افادہ
فرمایا ہے کہ تمام عوالم امکانیہ محمد و آل محمد کے تصرف ولایت میں بمنزلہ کاسہ واحد
کے ہیں اسی طرح ۶۹ صفحہ پر یہ فرما کر کہ ائمہ ثنا عشر کو جناب رسول خدا کے علم و علم و
عصمت وغیرہ ان اوصاف کا موصوف اوّل و بالذات بہ شان نبوت
جو نہ آنحضرت ہی ہیں اسوجہ سے انکی اضافت خصوصیت کے ساتھ آنحضرت کی
طرف ہی قرار پا سکتی ہے، کے ساتھ اس حد پر نصف سمجھا کہ جس سے فوق
عوالم امکانیہ میں کوئی اتصاف متصور نہ ہو۔ یہ عام تکلیف تکلیفین کی ہے، یہی
فرمایا ہے کہ ان حضرات کی معرفت باعتبار مقام نورانیت علمائے کاملین کے

خصائص سے ہے ۱۲

۵۹ (قرۃ حدیث عالم) پس خداوند عالم بظہرِ رحمت بر آن نورِ نطقہ کرد
و آن نور از جاعرق کو پس از عرق سرش ملائکہ را آفرید و از عرق رویش عرش مکی
و لوح و قلم و آفتاب و ماه و ستارگان و مجاہد را آفرید و از عرق سینہ اش انبیاء سلیمان
و غیرہ مسل و خدیدان و صالحان را آفرید و از عرق ابرو ہایش امتنان و بر اخلق کرد و از
عرق دو گوش او خلق شد و ارواح یہود و نصاری و مجوس و اشباح ایشان و از عرق
دو پای او خلق شد زمین از مشرق تا مغرب الخ و از این قبیل اخبار در میان
اخبار با نیز ہست و از اینها ناشی شدہ فہمہ قاضیان در فنون عقلیہ نقیذہ کہ آن بزرگوار
علت مادیہ موجوداتند و حال انیکہ اگر عرق بجای متعارف باشد از فضل است کہ
عادت جاری نشدہ است کہ علت مادیہ اشیا شود و اگر بجای دیگر باشد آن معنی را
باید مدعی بیان کند و حال باینکہ ممکنست کہ بگوئیم کہ آن عرق کنایہ است از بار
مطلق کہ در قرآن فرمودہ کہ وجعلنا من الماء کل شیء حی و اورا عرق آفتاب
نامیدہ است بسبب آنست کہ اگر او نبود این ابرا خدا خلق نمیکرد پس ہچنانکہ
عرق طفیل وجود فاضلست این آب نیز طفیل وجود او است الخ و بہتر از این
تاویل آنست کہ بگوئیم کہ عرق کنایہ از ابروئے آنحضرتست زیرا کہ ہمہ بطفیل ابرو
آنحضرت خلعت وجود پوشید الخ و خداوند عالم از انوار انبیاء ارواح ایشان را خلق
کرد الخ) و چون نور محمد مقام جسم لطیف او است و مقام جسم البتہ مؤخر از مقام عقل
او ہست بحسب رتبہ اگر چہ با ہم باشند بحسب وجود خارجی مثل حرکت ید یا حرکت
مفتاح الخ از کتاب معدن الاسرار و چون انوار قاہرہ محمدیہ ہمہ از یک شہ فی الخ
فرمودہ اند علی من شجرۃ واحدۃ لذل اعقل اول بر ہمہ صادق باشد و موجودات
ہمہ از طفیل وجود آنها باشد کما فی القدیسات خلقتک لاجلی و خلقت الناس

الاجلک و نور محمدی را مراتب و درجات است از یک مرتبہ و درجہ آن امیرالمؤمنین
خلق شدہ و از درجہ دیگر حضرت صدیقہ الع از خصائص انبیاء (جسے مقررین و
مصنف اساطین دین ہیں) - بدانکہ بعضے قائل شدہ اند بابتیکہ ائمہ علی اربعہ پیشانیہ
از برائے موجودات کہ فاعل مادی و موصوفی و غائی باشند نیز کہ ہر چیز تا این
چار علت را نداشته باشد و وجود پیدا شدہ این بحسب شریعت درست نیست مگر علت
غائی بودن اینہا یہ عجیب و صحیح است نظر بعوم لولاک لما خلقت الافلاک کہ اصل
ائمہ رسوخداست و آنحضرت ہر گاہ بود خداوند عالم را خلق نافرمود و آن سہ
علت دیگر محل کلام علماء است الخ از حاشیہ عقائد الشیعہ - اور حدیث حضرت
علی کا حاصل یہ ہے کہ حق تعالی بانی وحدانیت میں یکتابہ اُسے ایک نور کو
خلق فرمایا اور اس سے حضرت محمد مصطفیٰ کو اور محمد کو اور میری ذریت کو پیدا کیا و
بعد ازاں ایک روح (روح اعظم عقل اول) کو پیدا کیا یہ بعدیت باعتبار
ظہور آثار حسیہ و فہم شان ساکنین ہے ورنہ تقدم و تاخر ذاتی حسب مذکور بالا
ہے اور اسکو ہمارے بدون میں ساکن کیا پس ہم روح خدا اور کلمہ خدا ہیں
نفس نفی تجردات کی ادلہ متکلیف کا وہ ضعف جو فخر الدین رازی نے بیان
کیا ہے اور کلمات امیرالمؤمنین سے تجرد کا استنباط جو بعض محققین نے بیان کیا
ہے اور محقق طوسی اور شیعہ ثانی زہد وغیرہما من الاعلام المتقین کا قول تجرد
اختیار کرنا اور شیخ بہار الدین و بعض متأخرین کا معنی تجرد میں اکثر احادیث
کو ظاہر بنانا اگرچہ امید کورۃ بالاسجد کے لئے کافی ادلہ ہیں اور زیادتی
المؤمنان کے لئے حجتہ الاسلام آقا سید نور الدین کا خصائص الرسیبۃ و جبر
اسوقت کے بڑے بڑے مجتہدین اساطین دین کی تقاریر مطبوعہ ہیں
میں قول ذیل ”واما اشراقیتین گویند عقول کلیہ طولیہ و عرضیہ غیر متماہی

باشد فضلاً عن عقول مجرئیة وقول بعدہ تناہی اقرب بصوابت الخ مع
بیان عدم منافات تجربہ حکامی باحدیث اول ما خلق الله ذی الخ سبط
کافی ہے بطرح انکا قول ذیل بسویم معلوم میشود تحقیق قول محقق داماد کہ قائل شدہ
بحدوث دہری برائے این عالم الخ از خصائص الرینیة، صاحب عماد الاسلام
کے اس استبعاد کے دور کرنے کے لئے کافی ہے جو انھوں نے قول ذیل میں ظاہر کیا ہے
وہ لیت شعری کیف تفتن السید بالحدوث الدہری وحی بہ ما هو
معلوم بالضرر من دین نبیاً من حدوث العالم واختار فی باب
العدم الا الخ ما هو مخالف لما هو یستفاد من الآیات والا لحدیث من
خفاء العالم من الافلاك والعناصر بل الملائكة كما یشہد بہ قوله تعالیٰ
کل شیء مالک الا وجهہ وکل من علیہا قان ویبقی وجہ دہک ذوالجلال
والاکرام الخ اس کے علاوہ چونکہ بنا بر قائل ہونے مجروری کے بطرح جسم ثانی
کا قائل ہونا ضروری ہے اس بطرح ایک نفس قویہ کا بہت سے اجسام میں
بوقت واحد تصرف ہونا صحیح ہے لہذا اس طریق پر حدیثوں کے درمیان
جمع کرنا آسانی ممکن ہے ۱۰

بسم الله حم و ذالک کتاب المبین ۱۰ انا جعلناہ قرآناً عسریاً تنزلکم
تفعلون ۱۰ ورائہ فی ام الکتاب کذینا کلمۃ حکیم ۱۰ حجة الاسلام
آخوند ملا علی قزوینی ۲۰ نے معدن الاسلام میں جب ذیل فرمایا ہے امانہ ویش
از معالی الانبیاء از صادق روایت شدہ کہ ہوا میر المؤمنین فی ام الکتاب
یعنی الفاتحہ فانہ مکتوب فیہا فی قولہ تعالیٰ اهدنا الصراط المستقیم
قال الصراط المستقیم ہوا میر المؤمنین و معرفتہ ظاہر است
کہ ضمیر بسوے قرآن راجع است پس تاویل آیہ عین میشود کہ قسم بکتب عین

کہ ماگردانیدیم علی بن ابی طالب را قرآن عربی که شاید شما بفهمید رتبہ و دریا کہ بدستیکہ اود در فاطمہ کائنات
 در نزد ما ہر آئینہ بلند مرتبہ و صاحب حکمتست زیرا کہ اگر چنین نبود معرفت و دریا
 صراط مستقیم نمیدانیدیم و حکمتست کہ ہمان ضمیرانہ بسوئے علی راجع باشد و قرآن
 بظاہر خود باتنی باشد۔ انکی در جبرم کہ علی راجعہ مقابست و در حسرت کہ در ویش را
 ندیدن راجعہ انہیست در عالم امکان یکنفسہ بحدے رسد کہ صراط مستقیم محل کمالات
 گردد و بجای قدم گذارد کہ خدا اورا علی حکیم نامد و قسم یاد نماید کہ اود در نزد ما چنین است
 و اگر این درین آیہ تالیست نظیرین در میان اخبار بخیر تصریح موجود است الخ
 در حدیث بساط مذکور است کہ سلمان گفت کہ آنحضرت امر فرمود بباد تا سیر کردیم
 بکوبہ قاف و آن کوبہ بود از زمرد سبز و براو فرشتہ بود بصورت انسان و چون
 نظر او بامیرالمومنین افتاد گفت السلام علیک یا موسی رسول اللہ آیا اذن میدہی
 کہ سخنے عرض کنم حضرت بعد از رد سلام فرمود کہ اگر میخواہی بگو و اگر نہ من خبر دہم کہ
 چہ میخواہی سوال کنی آن فرشتہ گفت یا امیرالمومنین تو بفرما حضرت فرمود کہ
 ارادہ داشتی کہ من ترا اذن دہم و رخصت فرمایم کہ بزیرارت حضرت پیغمبر روے
 گفت بلے یا امیرالمومنین حضرت فرمود کہ رخصت دادم آن فرشتہ چون ما ذون
 گردید گفت بسم اللہ الرحمن الرحیم و روان شد پس بابر آن کوبہ سیر میکرد
 کہ آن ملک باز گردید گفت یا امیرالمومنین این فرشتہ بے اذن شما بزیرارت پیغمبر
 ز رفت فرمود بخت آن خدا لیکہ بردارند آسمانها است بیستون کہ اگر یکے از
 فرشتگان خواہد کہ از مکان خود جدا شود بقدر نفس زدنی نتواند تا آنکہ من اذن
 دہم و چنین است حال اولاد من حسن و حسین و نہ امام دیگر از اولاد حسین
 کہ ہم ایشان قائم ایشان باشد و باید دانست کہ رسول خدا و امیرالمومنین و ہمہ
 ائمہ حاضر میشوند در نزد حضرت جابر بن عبد اللہ و بعضی از ملائکہ و واجب نیست

دائستہ انیکہ ایہ مجسم عصری ظاہری یا مجسم فوری یا بروح مقدس یا بنور منور
یا بقالب مثالی یا بشی یا اظہ حاضر بشوند یا بغیر از اینہا بلکہ باید اعتقاد نمود
بحاضر شدن ایشان اجمالاً در نزد محضر و قول باینکہ نقش می بند و صورت
ایشان در قوت خیالیہ محضر غلط است ۱۲ از عقائد الشیعہ -

اللہ حجت سابق کی عمر کے آخر اوقات میں توحید شہادت کا وہ تعلق خاص
حجت لاحق سے ہو جاتا ہے کہ جب کسی وجہ سے حجت لاحق کو حجت وقت کے
تصرفات کوئے پڑتے ہیں اور امام ناطق کہلاتا ہے لیکن یہ تعلق سابق سے صفت
عرض اعمال و رویت کو مفقود نہیں ہونے دیتا ہے جس سے ظاہر ہے کہ
یہ تعلق انتہائی نہیں ہے بلکہ تشعشی ہے ۱۲

۱۱ الکفوف اصطلاح اہل العلم ہو عبارتہ عن الشیء المسلوہ
لاخر من جمیع الجہات نہو کفوفہ و مثله ۱۲ از عقائد الاسلام مقدس و علی
الکلم مراتب زہد و خوف و عبادت شاقہ و اجتہاد اکید سید بتجاد و سائر
ائمہ اثنا عشر محل فکر و رب نیست داین و طاقت من فائے
بامرتبہ عصمت ایشان ندارد بلکہ از لوازم عصمت است زیرا کہ معنی عصمت
دارا بودن علم شہودی و معانیہ نتائج اعمال و آثار برزخی افعال و مکاشفہ
حقائق نشاء بہشت و دوزخ و مواقف و احوال قیامت است الخ و یہی
است کہ ہر کس حالہ تائمہ بہ نتائج اعمال پیدا کند و اثر ہر کاری را شاہدہ
بعین البصیرین کند ہرگز اقدام بارتکاب آن عمل ننماید مانند کسیکہ عیاناً
بداند کہ در طعمای سم داخل شدہ ہرگز اختیاراً اقدام بخوردن آن
غذا ننماید اگرچہ در اعلیٰ درجات لذت باشد الخ و علم بحقائق نشأت
و نتائج افعال و اعمال از لوازم مساویہ امامت و ولایت است اگرچہ

عصمت را در کتب کلامیہ بطرق دیگر اثبات کرده اند و بعضی تمسک با دگر
لفظیہ نموده اند لیکن بر اہل بعیرت مخفی نیست کہ هیچ یک از آن طرق مثبت
تمام مدعی یا خالی از مناقشہ نیست و اخیر نگاشتیم از تمسک بعلم و عیان و مکاشفہ
و شہود و عرفان خصوصیات اوفق طرق و اوفق بقواعد علم و عقل است و از
برای مطلعین بر ابواب احادیث اصول کافی و غیر آن از کتاب حجتہ
و دانستن حجات علوم ائمہ عیسی و واضح است کہ داری این مراتب منفک
از عصمت نخواہد بود و از اربعین الحسیۃ حجتہ الاسلام میرزا محمد قزوینی۔

۱۱۱۱ از ذیۃ الاعیان واللہ دہم بمعنی دہم وجود ہمابد و ام الحق مع
افتتاح الوجود عن العدۃ ۱۲

۱۱۱۱ بحسب قول ذیل در انسان معقول نفس بجای مادہ است و حجت
کما لا یتکلف بوساطت بدن بجای صورت الہ و اور بھی توضیح ہوتی ہے
۱۱۱۱ بواسطہ واحدہ ہو یا بوساطت یا بدون واسطہ ۱۲

۱۱۱۱ اس سے ظاہر ہے کہ حقائق اخبار کے خلاف کا دعویٰ نہیں کیا
جاسکتا ہے ۱۲

۱۱۱۱ اشغال حدیث ذیل لما اراد اللہ عزوجل ان یخلق الخلق خلقکم
و نشرہم بین یدیه ثم قال لہم من دیکم فاول من نطق
رسول اللہ و امیر المؤمنین و الائمۃ صلوات اللہ علیہم اجمعین
تعالوا انت فمحلہم العلم و الدین الخ ۱۲ از عماد الاسلام۔

۱۱۱۱ و علم اذہم الائمۃ کلہا مراد از اسماء ہمان صفات الیمہ است
کہ چون بعالم عیان و سمیات ظہور تاب و اندیشہ می شود آنہارا اسماء
میگویند و مراد از تعلیم نمودن خداوند اورا تعلیم کوینی و فعلی است نہ تکلفی

و قوت پس حاصل معنی آنست کہ واگذاورد خداوند آثار صفات خودش را
در آدم بواسطہ توجہ و اشتراق نمودن عقل بر او و او را اول خلقت بمعج کمالات
و فضائل نفسانیہ عملی نمود و خلقت و تکوین فرمود و از اینجا است کہ احادیث
تعبیر از آن اسماء بانوار و ارواح رسول شد و ائمہ شده است لہذا از
تختہ الملوک (اگرچہ ہمہ دانیاء و اولیائے) در منظریت ہمہ اسماء متساوینند
اما بعضی از آن قبیلند کہ احکام و آثار بعضی اسماء در ایشان ظاہر تر و غالب تر
است و باقی اسماء در تحت آن مغلوب و مندرج چون انبیاء ربی اسرائیل
و بعضی از آن قبیل کہ منور اسماء و صفات در ایشان بر سبیل
اعتداست بی غالبیت و مغلوبیت چون اہل الم از کلمات بعض
عارفین ۱۲

۱۱۔ بلکہ ختم نبوت را مفادہی نباشد مجرّئ منسوخ نشدن احکام شرع اقدس
از ائمہین الحسینیہ حجۃ الاسلام علیؑ
۱۲۔ یعنی جناب رسول خدا کی نبوت و رسالت کا مہلک آنحضرت کی خاص حقیقت
شخصیہ کے کمالی داخلی صفات سے ہے ۱۲

۱۳۔ اما حقیقۃ امیر المؤمنینؑ فہو النور الانبی اول الموجودات
کما قالہ النور و ابن عمہ خلقت انا و علی من نور واحد و کانت
بتلك الحقیقۃ المفاض علیہا الصورۃ النوریۃ قبل خلق الموجودات
و بہا کان معلماً للامم و ملک جبرئیل و من دونہ و کان ایضاً مع الانبیاء
الہ از العبادات ۱۳

۱۴۔ اسی مقام سے عدم تجرد کی شان کے ساتھ صاحب انوار نعمانیہ کا
قول ذیل ہے "ان المساوات بینہما اما اقت من عالم الملکوت

نعم تافضلہ بالنبوة بتوسط التعليم الخ ۱۲

حواشی کی بعض توضیحات کے متعلق بعض نمبر

۲۵۵ اسکے متعلق مین نمبر کے حاشیہ کا آخر مضمون دیکھ کر قول ذیل کی نظر سے
قائدہ اٹھایا جائے پس ہمہ انبیاء مقدمہ واو ذی المقدمہ ویشاہد بر این بشکلا
انبیاء است بام خود بتشریف آوردن حضرت خاتم چنانچہ وجوب مقدمہ از فیض
و ترشح ذی المقدمہ کذلک کمالات و فیوضات انبیاء ہمہ از ناحیہ حضرت ختمی مرتبت
زیرا کہ ہمہ معلول آنحضرت و معلول سبب تشریف نور علت ہمہ کمالات از آنحضرت و بقاعہ
متقنہ معطی اکمال غیر فاقدہ آنحضرت مجموعہ جمیع اسماء اللہیتہ و منظر کمالات ربانیتہ
از رابطہ و واسطہ باید کہ مربوط بد و طرف باشد پس کیچہ ہری را اولاد خداوند
خلق فرمودہ است کہ منظر آثار صفات کمال اوست و بواسطہ آن فتح باب
ارتباط را بسایر موجودات نمودہ است الخ ہمہ بودہ کما اشارہ بکذلک بشت لائیم
مکارم الاخلاق کہ علت بشت آنحضرت تقیم نوافض و اطہار کمالات اللہیتہ
بحون خود ارا بود لہذا میتوانست تقیم نماید و آیہ شریفہ انک علی خلق عظیم
مبین ہیں مطلب است از مہلین بیانات شرافت و سیادت آنحضرت
بر باقی انبیاء معلوم شد پس بعد از آنحضرت کمالات آنحضرت بائمہ طاہرین
یعنی آئمہ منظر کمالات الخ ۱۲ خصائص لزیمیہ -

۲۵۶ اس سے جو مراد ہے اسکے لئے دیکھو آیہ اللہ فی العالمین حجۃ الاسلام
والمسلمین اساذالکل فی الکل آقا سید حسن صدر الدین الموسوی مدظلہ
العالی کا قول مذکور جواب سابق مین ۱۲

۱۷۷ انہیں ہے بانجھیں روح جسکے متعلق بعض کا قول ذیل ہے جو فارغ نجم آخر تہ روح ایمانی است کہ در حدیث کبیر تفسیر از آن بکلیۃ الہیۃ ایضا شدہ است الخ و این مرتبہ را عقل مستفاد گویند و تفسیر از آن در نزد شیخ بروح القدس الخ روح عصمت کہلاتی ہے جسکی شان اربعین محسنیہ سے معلوم ہو چکی ہے جسکی بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ روح عظمت روح عصمت مطلقہ ہے ۱۲
۱۷۸ اسی روح مخصوص کا ذکر بنا پر روایت دفعہ ساکتہ کیہ کذلک اوجینا الیک روحا من امرنا ما کننت تدری ما الکتاب وکذا ایمان آکایہ و آیہ واید ہمہ بروح منہ بین ہے اگرچہ بعض علام نے صراحتہ آیہ آخر الذکر کے متعلق یہ فرما کر اپنی روح کے ساتھ تائید فرمائی ہے یعنی ہن کہ حق تعالیٰ نے انکو نور ایمان کے ساتھ قوت بخشی ہو اور اسی مطلب پر حقیقۃ کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہو مکن ذک اوجینا الیک روحا آکایہ الخ علامہ مجلسی فرماتے ہیں کہ شاید روح سے وہی ایمان مراد ہو، حسب ذیل کہا ہے یہ بھی احتمال ہے کہ روح سے وہ چیز مراد لیجائے جو ایمان اور اسکی قوت کا سبب ہوتی ہے جیسا کہ احادیث معصومین عنقریب مذکور ہوگا کہ حق تعالیٰ مومن کی انہی روح کے ساتھ تائید کرتا ہے جو انکے پاس ان اوقات میں حاضر ہوتی ہو جن اوقات میں کہ وہ مومن نیک کام مومن مصروف ہوتا اور پرہیزگاری کی باتوں میں مشغول ہوتا ہو الخ
۱۷۹ اس سے مراد حقیقت محمدیہ ہے ۱۲

۱۸۰ تضار چند اطلاق بہت کیے علم خدا ویم روح عظم سویم عقل کل بزبان فلاسفہ و بزبان شریعت مقام ولایت محمد آل طاہرین اور ائمہ چہارم مقام قدر بزبان فلاسفہ و مقام روح محمود ثابت بزبان اہل شریعت از جہاد انصاحت کہ غیر معنی چہارم قابل تفسیر بہت الخ از معدن الارض سیوہ سے باعتبار مقام ولایت قول ذیل کہا جاتا ہے ”جبکہ علماء امامیہ کے نزدیک اس کے ائمہ کے لیے بھی علم ماکان و مایکون ثابت ہے تو حقائق کے لیے بدآئین کے نزدیک کس طرح ایسے معنی میں ہو سکتا ہے کہ جو جبل خدا کو مستلزم ہوں“ پس مراد آیات مبارکہ کہ لا یشعرون الا ہوا ین باشند کہ بدون تعلیم الہی کسی علم غیب نہاد دیا علم غیب مطلق مخصوص ان ائمہ

است غیب مطلق یا غیب ہوتی وہ ہے جسکا تعلق خاص ذات خدا سے ہے اور وہ مقام ہو ہے و منافاتی نیست کہ تعلیم الہی عالم شوند بلکہ گاہی اتفاق افتد کہ رؤسای ضلالت ہستند و بعض شیاطین آگاہ بر بعض مغیبات شوند و از آثار ریاضات باطلہ باشد و عجب است از علامہ زعفرانی کہ در تفسیر غیب السموات و الارض گوید آیہ دلالت دارد بر بطلان قول روافض کہ گویند انما انشاء علم غیب رزق الاربعین الحسنی **۱۱** جمع احادیث کے لئے سوال جواب ذیل کی نظر کافی ہے اگر کوئی کہ جنبہ تخریدی در ایشان بود کہ ان علوم در آنجا جمع بودند و ہر وقتیکہ خواستند التفات با جانب میکردند و احضار غیب نمودند میگویم علم الہی کہ از اخبار ظاہر و باطن است از معدن لاسرار **۱۲** جناب فاطمہ کے ابدان برزخیت اور اجسام مثالیہ شیعہ میں سے بہت سے مجالس عزاء میں ہوتے ہیں اور بہت سے گروہ ملائکہ اور ارواح انبیاء و مسلمین و عہد العین کے پاس ہوتے ہیں اور بہت سے نیک رویوں کی خوابوں میں آتے ہیں اور بعض قبر امام حسین کے پاس ہوتے ہیں اور اسطرح اور دیگر مقامات کے لیے خیال کو مگر ان کا ذروی بدن جو قبر میں دفن ہوا تھا و قبری میں ایک خاص طریقہ کی بجا میں ہے غرض ان تمام اہل مذکورہ میں ان مظاہر کا نفس کلیہ ہوتیہ ملکوتیہ کی اصل بنا بر بعض احوال کے عقل اول و ثانی و سبب کے تصرف میں کہ لہو ۱۱ از الیہ عزاء و غیر **۱۳** کہ تحصیل مکد فہد فہد علوم ہم من اللہ تعالیٰ و کان العلم ہم لہنیا لاکسیما و لا تعلمنا لکجد حمد نبی الرحمة ۱۲ از عقائد الاسلام مقدس الوبلی۔

۱۱ معدن الارواح میں لہو جاب میں لہو اول است کہ بحلیف ایشان عمل بعلمیت کا زور سے اسباب ظاہر تو ناشی میشود نہ اسباب خفیہ الیہ قضا لہ ۱۲

۱۳ محمل ہے کہ اسی صورت انسانیت مصطفات کا ذکر ان اسد خلق آدم علی صورتہ میں ہو ۱۲ **۱۴** حدیث دہری عبارت از غلیبت بہت بجا از نفی واقعی صریح کہ ضعف کبریت ہائے از نور امدیہ محقق دوانی **۱۵** اس قوت کو قوت و لایت بھی کہتے ہیں ۱۲ تمہید الخیر

قابل دید

کتب ذیل اس حقیر کے پاس موجود ہیں :

سوانح عمری چارہ معصوم علیہم السلام یعنی اردو ترجمہ

جلال الدین کا از تصنیف مولانا ملا محمد باقر اعلیٰ شہنا

ہر جلد کا کل صفو ۶۸۲ مجلد چارہ یہ آٹھ آنے کے بعد

انصار الاسلام جلد اول از مولانا کنوری اعلیٰ شہنا

ایضاً جلد دوم

وایتین از مولانا کنوری اعلیٰ شہنا جلد سوم

اجابت اسائل ۲

اصل تحقیقت بردہ تحقیقت (۱۸)

سوانح عمری صادق آل محمد (۱۶)

سوانح عمری امام رضا جلد دوم (۱۶)

تقریر پذیر حقانیت مذہب امامیہ (۱۸)

دو ترجمے ہا (۱۸)

سیرت خاموشی (۱۸)

مجموعہ مناجات (۲)

سوانح عمری حضرت صاحب الزمان اکثر عمدہ جوئے

وغیرہ صفحہ (۱۶)

حق تعالیٰ از مجلس اعلیٰ کا اردو ترجمہ مناجات ۸۶۲ (۱۶)

تذکرہ ملا محمد باقر مجلسی علیہ السلام اکثر احوال و کلمات وغیرہ

طریقۃ الصلوة (۱۲)

اکثر مکتوم در بارہ عقد جناب علیا ام کلثوم (۱۸)

ذوالفقار علیہ السلام حوض کثرے کمال ہے جائیگے اسکا احوال

توحید قرآن - یہ کتاب کتاب مذکور کی تفسیر ہے اور دو زبان

میں اس خوبی سے پیش کرتی ہے جو اسکا حق ہو قرآنی توحید

کے لیے باجواہر کات خزانہ ہے (۱۶)

دافعہ کریمہ بر تحقیقین یورپ کی رائیں صفحہ ۹۱ (۱۶)

احوال المعصومین - جس میں چھ حصہ ہوا ایک کلا و دو جزو کا

عجائب احوال ہر جگہ لفظ سے بھرا جناب محمد کریم

کو دیکھو جو گامیک معرفت جناب امیر یہ نورایت جناب

سلطان فارسی و جناب بوذرغفار سی کی عرض سے خود

جناب امیر نے اپنی لسان صدق سے فرمائی ہے جو کار الالہ

میں دیکھو دوسرا احوال جناب فی دہر کا دھواں ہے

جوابی بخت انشرفین طبع ہوا ہر جگہ عقیدہ ذکر اسکا فکر

میں ملاحظہ فرمائیے اور اس کتاب میں بیان عاتق امیر و رضا

مبارک ہیں انکا اور کہ دینہ و غیر سیکھو وہ فوٹو ہو گئے فقط

ایک سچوہ دوزخ استن آئے پر انشاء طبع ہوگی پہلے نام

درج کرانے سے خراج ڈاکٹ شیونہ یا جائیگا مناجات

تعمیناً ۲۰۰ صفو اور پندرہ فوٹو قیمت (۱۶)

مفاتیح الجنان - یہ مفید رسالہ عام فہم اردو زبان

میں ہوا اسکی تعریف ذیل کی تقریر میں دیکھی گئی ہے

اور وہ تقریر کف الانام مجتہ الاسلام ناٹھام مولانا

و مقتداً ناجاہل سید محمد باقر صاحب قبلہ مجدد العصر
و الزمان مظللہ العالی کی سہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب متعالیٰ بہ رفائع انجان کہ حقیقت ہم پہنچے
یا حق دخل بیان موجب خوشنودی حضرت مکیان
ہے جسکو طویل المراتب جمل الامداد المتالیہ لائق من

لادن الملک لواہب جناب حاج غلام علی صاحب
اسنی اللہ علیہ فیاض النعم دار الفایز نے بطریق سوال و

جواب نہایت عنوان شاکر سے ترتیب فرمایا ہے میں نے
لے آخرہ نظر کا تحریف سے گذری نہایت مفید مسائل

خروج احکام ہر مشعر پر چل پایا اور کثرت مقامات تحریف
نے اعتیاداً اضافہ کیے ہیں عمل کتاب مذکور پر انشاء اللہ

تعالیٰ جانود جمع ہر یکہ موجب جر مجزل و ذکر جمیل
ہے امید ہے کہ موئین مقتدین یا بندی احکام

شرعی کی فزائے نفعیہ اعمال و عبادت و تحصیل ثوابات
و حسنات فرمائینگے و اللہ الموفق و المعین ۵

نقل عبارت ہر
نقل دستخط

لا الہ الا اللہ القوم
محمد باقر رضوی
عفی عنہ جلالہ
محمد بن علی الشیرازی

قیمت اس رسالہ کی مجلد دوم کاغذ شیشہ کل ۲۵۰

سوال نمبر ۱ جناب میر علیہ السلام
یہ کتاب اہل سنت جماعت کی بہت سی معتبر کتابوں سے

جمع کی کہ جناب مولوی عبدلہ صاحب بل مرتضی
سابق ربوہ لکھتے تھے سرکار امپرواست اقبال کی

تالیف کی ہوئی ہے، امین وہ وہ فضائل لکھے ہیں
کہ جہان جناب حیدر کرار کے دل باغ باغ ہوتا

ہیں مضامین ۱۹۹ قیمت مجلد (۵۰۰)

خصائص الریاضیہ

امین وہ معاین عالیہ ہیں کہ آج تک نامور شہرین
ہوئے ہیں۔ یہ کتاب فارسی میں جوئے اخرفین پڑھو جس

سے طبع ہوئی ہے مصنف اسکے جناب فقہ الاسلام علم الاعلام
عہد العلماء المحققین سید نور الدین بن علی علما ہولانا آقا سید

محمد جعفر صاحب ہیں اس کتاب کے معانی کی توفیق میں مصنف کے چند
الفاظ جو اس کتاب کے صفحہ ۲۷ میں ہیں وہ کافی ہیں اور وہ یہ ہیں

چادر این بخندہ قسم لکھ کر لفظ معقول ناقصہ و تمام قاصد
نہی نمود چنان شرح مقامات و توضیح کمالات ادنیٰ لکھی

و غیر این خلق بے بکسادی در میکش و ادمنی و ادمنی
و لے کہ تم کہ قلوب غلی از ذوق و فووض صیف شہر باند کہ

کلائی شخصے را غالی میلند۔ اس کتاب کے چند نسخہ خوب
طلب کیا ہیں انشاء اللہ جو جیسے چاہے سے وہ روپیہ آٹھ آنہ پر

دو گنا صفحہ ۱۲۰ ہے۔

لکھنے کا پتہ جناب غلام علی مدیر راہ نجات بھلاؤنگر کاٹھیا دار نمبر ۲۰

۱ اعلان

اس حقیقہ نے اپنی قوم خواجہ جو آغا خان صاحب کو خدا
اور امام وغیرہ کہتی ہے آنکی ہدایت کے واسطے چنھیں
برس سے ماہواری رسالہ مسلمی بہ راہ نجات گجراتی زبان
میں جاری کیا ہے الحمد للہ اہل بیت صلوات اللہ علیہم اجمعین
کے صدقہ سے اُس سے بہت ہدایت ہوئی اور ہوتی ہے خدا
بتصدق آئمہ مصوین قبول فرما دین ہذا بعض ہندوستانی
حضرات راہ نجات کا نمونہ طلب فرماتے ہیں بعض ریوے
طلب کرتے ہیں مگر بسبب گجراتی ہونے کے ہم نہیں
بھیجتے ہیں فقط -

اتم خادم قوم عبد قیسف الذیل حاجی غلام علی بن محمد حاجی ایل عی

